THE SCHOLAR
Islamic Academic Research Journal
ISSN: 2413-7480(Print) 2617-4308 (Online)
DOI:10.29370/siarj
Journal home page: http://siarj.com

مکی دور میں مسلم اقتدار کے تصورات کا تجزیاتی مطالعہ

ANALYTICAL STUDY OF THE CONCEPTS OF MUSLIM POWER IN THE MAKKĪ ERA

1. Muhammad Ajmal Khan

PhD Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University Mansehra

Email: ajmal13101@gmail.com

ORCID ID:

https://orcid.org/0000-0002-7274-2412

2. Syed Azkia Hashimi

Chairman department of Islamic and Religious Studies Hazara University, Mansehra

Email: azkiahashimi@gmail.com

ORCID ID:

https://orcid.org/0000-0003-3722-3518

To cite this article:
Khan, Muhammad Ajmal, and Syed Azkia Hashimi. "URDU-ANALYTICAL STUDY OF THE CONCEPTS OF MUSLIM POWER IN THE MAKKĪ ERA." *The Scholar-Islamic Academic Research Journal* 6, No. 2 (December 31, 2020): 43–54.

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar3

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 43-54
Publisher	Research Gateway Society
DOI:	10.29370/siarj/issue11urduar3
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar3
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2020-12-31

CC BY NC SA
Open Access

مکی دور میں مسلم اقتدار کے تصورات کا تجزیاتی مطالعہ

ANALYTICAL STUDY OF THE CONCEPTS OF MUSLIM POWER IN THE MAKKĪ ERA

Muhammad Ajmal Khan, Syed Azkiah Ashimi

ABSTRACT:

Details of Madani era are available in the chronicles of history & Sīrah, but this aspect is somewhat terse research, as to when do the efforts to establish the states of Madinah begin? Obviously, the establishment of the state of Madinah is not a coincidence but it was already been planned for, efforts have been made for its establishment and It must have been a reaction too. Therefore, in the Mecca era when did the Holy Prophet think of establishing a state? On what occasions did he express it? Did his opponents understand his thinking? Who they were and how they reacted? What was the ruling of Allah to him in this regard? This article enlights all the above-mentioned aspects and concludes that the establishment of the state of Madinah is not an accident, but the result of Prophet’s constant struggle in the Mecca period, which he has expressed on various occasions. Arab leaders, as well as Jews of Madinah, knew about the prophet's views for the establishment of a state in the near future and opposed him either by creating obstacles in the preaching of Islam or by removing the shreds of evidence from the previous religious literature such as Bible.

KEYWORDS: Sirah, Madina, Islamic State, Makkī Era

کلیدی الفاظ: سیرہ، مدینہ، اسلامی ریاست، مکی دور

تعارف:

کتبِ سیر وتاریخ میں مدنی عہدِ نبوت سے متعلق تفصیلی معلومات دستیاب ہیں مگر یہ پہلو کسی حد تک تشنہ تحقیق ہے کہ ریاستِ مدینہ کے قیام کے لئے کوششوں کا آغاز کب سے ہوا؟ ظاہر ہے کہ ریاستِ مدینہ کا قیام کوئی اتفاقی امر نہیں ہے بلکہ اس کے لئے پہلے سے سوچا گیا ہوگا، اس کے قیام کیلئے کوششیں کی گئی ہوں گی اور اس کا ردعمل بھی ہوا ہوگا لہذا اس سے پہلے مکی دور میں حضور ﷺ نے بحیثیت حکمران کب سے یہ سوچا کہ ایک ریاست قائم کی

جائے، کن مواقع پر آپ نے اس کا اظہار فرمایا؟ اور کیا آپ کے مخالفین نے آپ کی اس سوچ کو سمجھا، وہ کون کون تھے اور ان کی طرف سے کیا ردعمل سامنے آیا؟ اور اس سلسلے میں آپ ﷺ کو اللہ کا کیا حکم تھا؟

یہ سب وہ پہلو ہیں جو ریاست مدینہ کے قیام کی اساس ہیں اور یہ جدوجہد ان ارتقائی مراحل سے گزر کر ریاستِ مدینہ کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے، ریاستِ مدینہ کی تشکیل اور قیام کے ان پہلوؤں سے صرف نظر کرتے ہوئے اسے محض اتفاقی حادثہ قرار دینا کسی صورت قرین انصاف نہیں ہے۔

اس سے قبل کہ موضوع زیرِ بحث پر تفصیل سے روشنی ڈالی جائے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نبوت اور حکومت کے باہمی تعلق اور تاریخِ انبیاء کا مختصر جائزہ لیا جائے۔

نبی بحیثیت حکمران:

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ تعالی نے انسانیت کی ابتداء نبوت سے کی، نبی کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا اور حضرات انبیاء کا اولین مقصد عقائد کی اصلاح، اعمال واخلاق کی درستگی، عدل وانصاف کا قیام اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے اور قوت واقتدار کی موجودگی سے یہ مقصد باآسانی حاصل ہو سکتا ہے تاہم یہ نبوت کے لوازمات میں سے نہیں ہے۔

تاریخِ انبیاء کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ نبوت کی دو قسمیں ہیں:

۱: وہ انبیاء جنہوں نے باقاعدہ حکومت قائم نہیں کی ہے البتہ معاشرتی، اخلاقی اور انتظامی امور میں عوام کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا ہے مثلاً: حضرت آدم، ابراہیم، نوح، عیسی علیہم السلام۔

۲: وہ انبیاء جنہوں نے مذہبی اصولوں کی بنیاد پر خلیفۃ اللہ کے طور پر باقاعدہ حکومتیں قائم کی ہیں جیسے کہ حضرت موسی، داود، سلیمان، یوسف، محمد علیہم الصلوۃ السلام۔

حالات اور وقت کے تقاضوں کے پیش نظر بعض انبیاء علیہم السلام کو منصبِ نبوت کے ساتھ منصبِ حکومت سے بھی سرفراز کیا گیا جبکہ اکثر انبیاء حکومت سے دور رہے۔ خاتم الانبیاء محمد الرسول اللہ ﷺ پر شریعت مکمل کر دی گئی اور ایک جامع و مکمل دستورِ حیات تا قیامت آپ کو عطا کر دیا گیا ہے اس لیے یہ ضروری تھا کہ وہ تعلیماتِ الہیہ کو عملاً معاشرے میں نافذ کرنے کے ساتھ ساتھ عدل وانصاف کا قیام، حدود اللہ کی پاسداری کو ممکن

بنائیں۔ آپ ﷺ کی نبوت چونکہ عالمگیر اور تا قیامت ہے اسلیے اس کیلئے مناسب یہی تھا کہ ایک مضبوط و منظم حکومت قائم کی جائے۔

آنحضرت ﷺ کی بعثت سے قبل ہی خاتم النبیین علیہ السلام کی حکومت واقتدار کا تصور ہمیں کتب سماویہ میں بھی ملتا ہے۔

کتب سماویہ میں ریاست خاتم النبیین کا ذکر:

یہود و نصاری آپ ﷺ کی رسالت کے انکار پر بضد ہیں اور اس کے لئے انہوں نے ہر قسم کی کوشش: جھوٹ، انکار اور اپنی کتب میں تحریفات کی ہیں، نبی آخر الزمان کی نشانیاں وہ لوگوں کو بتاتے تھے اور ان کے وسیلے سے دعائیں مانگتے تھے اور ان کی آمد پر اپنے حریفوں سے فتح کی باتیں کرتے تھے لیکن جب نبی آخر الزماں کی بعثت قریش میں سے ہوئی تو ان کی حالت یکسر بدل گئی اور آپ ﷺ کی نشانیوں کو بالکل الٹ دیا اور ان کی تصدیق تکذیب میں بدل گئی اور اپنی کتابوں سے آپ ﷺ کی نشانیوں کو الٹ کر بیان کرنے لگے ان حالات میں جہاں انہوں نے آپ ﷺ کی نبوت، رسالت اور ختم نبوت وغیرہ کو تبدیل کیا وہاں آپ ﷺ کی سیادت و قیادت کے متعلق پیشنگوئیوں کو بھی بدل ڈالا چنانچہ اب یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ قدیم کتب سماویہ میں آپ ﷺ کی سیادت کا ذکر کن الفاظ کے ساتھ ہوا ہے؟

البتہ قرآنی تعلیمات اور یہود علماء و راہبین جو بعد میں مسلمان ہوئے اور انہوں نے سچائی کے ساتھ تورات کے مضامین کو بیان کیا انہوں نے آپ ﷺ کی سیادت کا ذکر بھی کیا ہے چنانچہ ورقہ بن نوفل، بحیرا راہب اور کعب احبار جن کو اپنے آباء سے یہودی علم ملا انہوں نے اس کی صراحت کی ہے کہ تورات و انجیل میں آپ ﷺ کی ریاست کا ذکر ہے جس کی تفصیل آئندہ سطور میں آرہی ہے

قرآن پاک میں نبی امی ﷺ کے متعلق تورات و انجیل کے حوالہ سے جو صفات ذکر کی گئی ہیں ان میں سے درج ذیل آیت بہت اہم ہے

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندھم فی

التوراۃ والانجیل...الخ"[1]

"اس نبی امی کی نشانیاں تم تورات و انجیل میں بھی پاتے ہو جن میں سے ان کی حکمرانی بھی ہے۔"

اس آیت کے تحت قاضی ثناءاللہ مظہریؒ نے دو روایات ذکر کی ہیں۔[2]

1. حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک یہودی کے قرض میں اس کے ساتھ ٹھہرے رہے جس سے متاثر ہو کر وہ مسلمان ہوا اور اس نے تورات سے آپ ﷺ کی یہ شان بیان کی

"محمد بن عبداللہ مولدہ بمکۃ ومهاجرته بطيبة وملكه بالشام"[3]

"آپ ﷺ کی حکومت ملک شام تک پھیلی ہوئی ہو گی۔"

2. کعب احبار کی روایت میں ہے کہ تورات میں آپ ﷺ کا ذکر اس طرح ہے:

"محمد بن عبداللہ مولدہ بمکۃ ومهاجرته بطيبة وملكه بالشام"[4]

"آپ ﷺ کی حکومت ملک شام تک پھیلی ہوئی ہو گی۔"

مذکورہ ہر دو علماء بنی اسرائیل آپ ﷺ کی شان تورات سے بیان کرتے ہوئے آپ کی ریاست کا خصوصی ذکر کرتے ہیں۔

---

[1] Sūrah al ‘A’rāf, 157

[2] Maẓharī, Muḥammad Sanā Ullah, *Al Tafsīr al Maẓharī*, (Pakistan: Maktabah al Rashīd), 3: 417

[3] Al Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad bin Ḥusayn, *Dalā‘il al Nabūwah wa Ma’rifah Aḥwāl Ṣāḥib al Sharī’ah,* (Beirut: Dār al Kutub al ‘Ilmiyyah,), 6: 281

[4] Al Dārmī, ‘Abdullah bun ‘Abd al Raḥmān, Aḥmad, *Musnad al Dārmī*, (KSA: D ā r al Mughn ī lil Nashr wal Tawz ī’), 1: 156

قبل از بعثت سیادتِ نبوی:

آپ ﷺ کی پیدائش اور بچپن میں ہی آپ کی غیر معمولی شخصیت کو دیکھ کر بعض لوگوں نے یہ اندازہ لگالیا تھا کہ آپ بڑے ہو کر سردار بنیں گے، آپ کی نبوت وبعثت کو ثابت کرنے والے بچپن کے واقعات کے متعلق تو اصحابِ سیرت نے بحث کی ہے چنانچہ ابن ہشام نے ایک فصل قائم کی ہے:

"معرفة الكهان والاحبار والرهبان بمبعثه ﷺ"[5]

آپ ﷺ کی نبوت کو کن کن راہبوں اور کاہنوں نے پہچانا تھا

لیکن کسی نے اہتمام سے آپ کی حکومت وسیادت کے متعلق واقعات وشواہد اکٹھے نہیں کیے ہیں۔

ذیل میں آپ ﷺ کے بچپن کے واقعات ذکر کیے جاتے ہیں:

1. حضرت آمنہ نے دوران حمل ایک خواب دیکھا جس میں ان سے کہا گیا:

انك قد حملت بسيد هذه الامة [6]

کہ تمہارے پیٹ میں اس امت کا سردار ہے

2. عبد المطلب نے خواب میں چاندی کی ایک زنجیر دیکھی جو مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی تھی جس کی تعبیر میں انہوں نے کہا کہ میری ذریت میں ایک ایسا بچہ پیدا ہو گا کہ مشرق و مغرب والے اس کی تابعداری کریں گے[7]

3. آپ ﷺ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ ملک شام تجارت کیلئے گئے اور راستے میں بحیری راہب نے حضور کا ہاتھ پکڑ کر کہا:

هذا سيد العالمين هذا رسول رب العالمين يبعثه الله رحمة للعالمين[8]

---

[5] Ibn Hishām, ‘Abd al Malik bin Hishām, *Al Sīrah al Nabawiyyah*, (Maktabah al Saqā), 1: 204

[6] Muḥammad bin Isḥāq bin Yasār, *Sīrah ibn Isḥāq*, (Beirut: Dār al Fikr), 1: 45

[7] Al Suhaylī, ‘Abd al Raḥmān bin ‘Abdullah, *Al Rawḍ al Anaf,* (Beirut: Dār Iḥyā’ al Turath al ‘Arabī), 2: 95

[8] Ibn Kathīr, Ismā‘īl bin ‘Umar, *Al Sīrah al Nabawiyyah*, (Beirut: Dār al Ma’rifah lil Ṭabā’ah wal Nashr), 1: 246

یہ تمام جہانوں کا سردار ور سول ہے اللہ نے اس کو رحمت بنا کر بھیجا ہے

4 : ورقہ بن نوفل کا واقعہ:

حضرت خدیجہ نے آپ ﷺ کے متعلق ورقہ بن نوفل کو بتایا تو ورقہ نے آپ ﷺ کی شان میں جو اشعار کہے ان میں سے ایک شعر یہ ہے:

"بِأَنَّ مُحَمَّدًا سَيَسُودُ فِينَا ... وَيَخْصِمُ مَنْ يَكُونَ لَهُ حَجِيجًا

وَيَظْهَرُ فِي الْبِلَادِ ضِيَاءُ نُورٍ ... يُقِيمُ بِهِ الْبَرِيَّةَ أَنْ تَمُوجَا" [9]

"حضرت محمد ﷺ ہم میں حکومت کریں گے اور جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ان سے لڑیں گے۔"

یہ وہ زمانہ ہے جس میں آپ ﷺ نوجوان ہیں اور ابھی آپ کو نبوت بھی نہیں ملی ہے لیکن ورقہ آپ کی صفات و علامات کو دیکھ کر آپ کی نبوت و سیادت کو جان گیا تھا۔

قیامِ ریاست کے متعلق پیشنگوئیاں:

مقاصدِ بعثت کے پیشِ نظر آنحضرت ﷺ کو بخوبی ادراک تھا کہ نفاذِ دین اور اسکی تکمیل قیامِ ریاست کے بغیر ممکن نہیں اس لئے آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر مکی دور میں کچھ پیشنگوئیاں بھی فرمائیں مگر مکہ کے مخالفانہ ماحول میں آپ نے اپنے مشن کے اس مرحلہ کو عام طور پر مخفی رکھا تاکہ مزید کوئی اشتعال پیدا نہ ہو تاہم آپ ﷺ وقتاً فوقتاً کفار کو اسلام قبول کرنے کی صورت میں عربوں کی سیادت و قیادت کی یقین دہانی فرماتے رہے۔

درج ذیل روایات سے اس تصور کی مزید وضاحت ہوتی ہے:

1. ایک مرتبہ آپ ﷺ تشریف فرما تھے بنو عامر کا ایک سردار آیا اور آپ ﷺ سے مختلف سوالات کرنے لگا اور آخر میں اس نے سوال کیا کہ آپ ﷺ کی دعوت قبول کرنے پر ہمیں دنیا میں کیا ملے گا تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا:

"النصر والتمکن فی البلاد" [10]

---

[9] Ibn Hishām, *Al Sīrah al Nabawiyyah*, 1: 176

"دنیا میں حکومت ملے گی"

2. حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"قولوا معی لااله الاالله تدن لکم العرب وتؤدالیکم العجم الجزیة واللہ لتنفقن کنوز کسریٰ وقیصر فی سبیل اللہ"[11]

"لوگو میرے ساتھ لاالہ الااللہ پڑھو عرب تمہارے تابع ہو جائیں گے عجم تمہیں جزیہ دیں گے بخدا تم اللہ کی راہ میں قیصر وکسری کے خزانے خرچ کروگے۔"

3. ابو طالب کی وفات سے قبل قریش مکہ کا وفد ابو طالب کے پاس گیا اور حضور ﷺ سے دعوت دین کو ترک کرنے کا مطالبہ کیا جس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"امعطی انتم کلمة واحدة لکم فیها خیر تملکون بها العرب وتدین بها العجم" [12]

"میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاوں جس میں تمہاری بھلائی ہو اور تم عرب کے مالک بن جاؤ اور عجم تمہیں جزیہ دیں۔"

4. خباب بن ارت کی روایت ہے: ایک مرتبہ آپ ﷺ تشریف فرما تھے ہم نے عرض کی کہ آپ ہماری مدد کے لئے اللہ تعالی سے دعا کیوں نہیں فرماتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"قد کان من قبلکم، یؤخذ الرجل فیحفر له فی الأرض، فیجعل فیها، فیجاء بالمنشار فیوضع علی رأسه فیجعل نصفین، ویمشط بأمشاط الحدید، ما دون لحمه وعظمه، فما یصده ذلك عن دینه، واللہ لیتمن هذا الأمر، حتی یسیر الراکب من صنعاء إلی حضر موت،

[10] Ibn al Athīr, ‘Alī bin Abī al Karam, *Al Kāmil fī al Tārīkh*, (Beirut: Dār al Kitāb al ‘Arabī), 1: 423
[11] Ibn al Athīr, *Al Kāmil fī al Tārīkh*, 1: 186
[12] Muḥammad bin Isḥāq, *Sīrah ibn Isḥāq*, 1: 236

لا يخاف إلا الله، والذئب على غنمه، ولكنكم تستعجلون"[13]

"تم سے پہلے لوگوں کو پکڑ کر زمین میں گاڑ دیا جاتا پھر آرا لا کر اس سے اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے اور لوہے کی کنگھیوں سے اس کے گوشت کو ادھیڑا جاتا اور یہ سب ان کی دین سے رکاوٹ نا بنتی، اللہ کی قسم اس دین کو اللہ تعالی ضرور بضرور پورا کرے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک چلے گا اور اللہ کے خوف کے سوا اسے کوئی خوف لاحق نا ہو گا۔"

خدشات سردارانِ عرب:

بادی النظر میں آپ ﷺ کی دعوت انفرادی تھی لیکن کچھ سیاسی بصیرت رکھنے والے سردارانِ عرب نے آپ ﷺ کی شخصیت اور محنت سے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ صرف فردی محنت نہیں ہے بلکہ آگے چل کر اجتماعی شکل اختیار کر کے ریاست کی صورت میں قائم ہو گی اور ہماری سرداری ختم ہو جائے گی چنانچہ چند سرداروں نے مختلف مواقع پر اپنے اس خدشے کا اظہار بھی کیا ہے اور اس خدشہ کا حقیقت میں بدلنے کی صورت میں ان رؤساء کی قیادت کو خطرہ لاحق تھا جس کی وجہ سے انہوں نے مخالفت میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور آپ ﷺ کو مال، عورت اور سرداری ہر چیز کی پیشکش کی۔

عتبہ بن ربیعہ کا واقعہ:

عتبہ بن ربیعہ ایک دن کفار کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اور آپ ﷺ بیت اللہ میں اکیلے تشریف فرما تھے عتبہ نے آپ ﷺ کو سمجھانے کی کوشش کی جس پر آپ ﷺ نے سورۃ فصلت کا ابتدائی حصہ تلاوت فرمایا تو عتبہ کی حالت بدل گئی اور کفار مکہ کی مجلس میں جا کر اس نے یہ کہا:

"فوالله ليكونن لقوله الذي سمعت منه نبأ عظيم فان تصبه العرب
فقد كفيتموه بغيركم وان يظهر على العرب فملكه ملككم وعزه عزكم

---

[13]Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ Al Bukhārī*, (Dār Ṭawq al Najāh), Ḥadīth # 6943

وکنتم اسعد الناس بلسانه" [14]

اللہ کی قسم میں جو سن کر آیا ہوں اس میں بڑی خبر ہے اگر باقی عرب اس تک پہنچ گئے تو تمہارا کام وہ پورا کر لیں گے اور اگر وہ عرب پر غلبہ پا گیا تو اس کی بادشاہت تمہاری بادشاہت ہے اور اسکی عزت تمہاری عزت ہے اور پھر تم خوش نصیب ترین لوگ ہو گے

بحیرہ بن فراس کا واقعہ:

آپ ﷺ نے حسبِ عادت موسمِ حج میں قبیلہ بنو عامر کو دعوت دی توان کا ایک آدمی: بحیرہ نے کہا:

"والله لو انی اخذت هذا الفتی من قریش لاکلت به العرب ثم قال ا رایت ان نحن تابعناك علی امرك ثم اظهرك الله علی من خالفك ایکون لنا الامر من بعدك ؟ قال الامر الی الله یضعه حیث یشاء" [15]

"بخدا اگر میں قریش سے یہ بچہ لے لوں تو اس کے ذریعے سارے عرب پر قابو پا لوں پھر اس نے کہا تیرا کیا خیال ہے اگر ہم تیری اتباع کر لیں اور پھر تو اپنے مخالفین پر غالب آجائے تو تیرے بعد ہمیں حکومت ملے گی ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کی چیز ہے اللہ جس کو چاہے دے دے۔"

اس سردار کو اس قدر یقین ہو گیا تھا کہ آپ ﷺ کی حکومت قائم ہو گی کہ اس نے آپ ﷺ کے بعد حکومت کی طمع میں آپ ﷺ سے اسی وقت حکومت کا مطالبہ کیا اور چونکہ آپ ﷺ کو بھی یقین تھا کہ حکومت قائم ہو گی اس لئے حکومت دینے وعدہ نہیں فرمایا بلکہ فرمایا: یہ اللہ کی چیز ہے وہ جس کو چاہے عطا فرمائے۔

ہجرت کے موقع پر جب کفارِ مکہ دار الندوہ میں جمع ہوئے توان میں سے ایک نے کہا:

"إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَدْ رَأَيْتُمْ، فَإِنَّا وَاَللَّهِ مَا نَأْمَنُهُ

[14] Ibn Hishām, *Al Sīrah al Nabawiyyah,* 1: 262
[15] Ibn Hishām, *Al Sīrah al Nabawiyyah,* 2: 51

عَلَى الْوُثُوبِ عَلَيْنَا فِيمَنْ قَدْ اتَّبَعَهُ مِنْ غَيْرِنَا، فَأَجْمِعُوا فِيهِ رَأْيًا"[16]

"اس آدمی کا معاملہ آپ لوگوں نے دیکھ لیا ہے ہم اس آدمی سے پر امن نہیں ہیں کہ ہمارے علاوہ اور لوگ ان کی اتباع کر لیں گے اور پھر یہ ہمارے اوپر چڑہائی کریں گے لہذا اس کے متعلق مشورہ کرو۔"

اسی طرح جب آپ ﷺ کو ملک بدر کرنے کا مشورہ دیا گیا تو شیطان (جو کہ نجدی آدمی کی صورت میں وہاں تھا) نے یہ کہہ کر اسکی تردید کر دی کہ:

"وَاللهِ لَوْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ مَا أَمِنْتُمْ أَنْ يَحِلَّ عَلَى حَيٍّ مِنْ الْعَرَبِ، فَيَغْلِبَ عَلَيْهِمْ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِ وَحَدِيثِهِ حَتَّى يُتَابِعُوهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَسِيرُ بِهِمْ إلَيْكُمْ حَتَّى يَطَأَكُمْ بِهِمْ فِي بِلَادِكُمْ، فَيَأْخُذَ أَمْرَكُمْ مِنْ أَيْدِيكُمْ، ثُمَّ يَفْعَلَ بِكُمْ مَا أَرَادَ"[17]

"بخدا تم اس طرح کر کے امن نہیں پا سکتے کہ وہ کسی اور قبیلہ میں جا کر ان پر غلبہ حاصل کر کے تم پر چڑھائی کرے گا اور تم کو تمہارے شہر میں ہی روند ڈالے گا اور پھر تم سے حکومت لے لے گا اور تمہارے ساتھ جو چاہے کرے گا۔"

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت کفار پر پوری طرح واضح ہو چکا تھا کہ آپ ﷺ ایک ریاست قائم کریں گے اور پھر پلٹ کر ہمارا مقابلہ کریں گے۔

نتائج بحث:

1. ریاست مدینہ کا قیام ایک حادثاتی واقعہ نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ کی مکی دور کی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے جس کا اظہار آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر فرمایا ہے۔

[16] Ibn Hishām, *Al Sīrah al Nabawiyyah*, 2: 481
[17] Ibn Hishām, *Al Sīrah al Nabawiyyah*, 2: 482

2. آپ ﷺ کی سیادت و حکومت کی شہادت یہودی علماء نے بھی دی ہے کہ نبی آخر الزماں ﷺ اللہ تعالی حکمرانی سے بھی سرفراز فرمائیں گے

3. آپ ﷺ کی حکومت و ریاست کا ذکر قدیم کتب سماویہ میں موجود تھا لیکن یہود و نصاری نے جس طرح آپ ﷺ کی نبوت وعلاماتِ نبوت میں تحریف کی ہے اسی طرح آپ ﷺ کی ریاست کے ذکر کو بھی ختم کر ڈالا

4. بعض رؤسائے عرب نے آپ ﷺ کے غلبہ اقتدار کو محسوس کر لیا تھا جس کی روک تھام کے لئے انہوں نے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔

5 خلافتِ اسلامیہ کا قیام اگرچہ نبوت کا جزلا ینفک نہیں ہے لیکن نفاذِ دین کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

6. اسلام میں ریاستِ اسلامیہ کے قیام کے لئے جدوجہد کرنا مطلوب اور کار ثواب ہے لہذا محض عبادات اور تبلیغِ دین ہی کو مکمل دین سمجھ کر کارہائے حکومت سے کنارہ کشی اختیار کرنا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے اور دوسری طرف احیائے اسلام کے تمام تر شعبہ جات کے قیام کو قیامِ ریاست پر منحصر سمجھنا بھی اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

سفارشات:

1. تورات و انجیل میں آپ ﷺ کی سیادت کا ذکر موجود ہے اس کو یہود نے کس طرح تبدیل کیا ہے اور موجودہ کتب میں ان کی محرف شدہ شکل کیا ہے؟ یعنی موجودہ محرف تورات وانجیل کے مختلف قدیم وجدید نسخوں کا مطالعہ اور ان میں قدرِ مشترک الفاظ کو جمع کر کے ان الفاظ سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی

جائے کہ ان الفاظ میں تحریف کس طرح ہوئی ہے؟تا کہ ان الفاظ کی صحیح اصل تک رسائی کی راہ میں پیش رفت ہو اور آپ ﷺ کی رسالت کے متعلق تورات وانجیل میں صحیح ذکر معلوم کرنا ممکن ہو۔یہ تورات وانجیل میں آپ ﷺ کی ریاست کے متعلق صحیح ذکر معلوم کرنے کی ایک ممکنہ کوشش ہو گی۔

2. مستشرقین نے اسلامی موضوعات کی تقریباً تمام جزئیات پر اپنی من پسند رائے قائم کی ہے چنانچہ " قبل از بعثت سیادتِ نبوی" کے متعلق ان کی تحقیق اور مذکورہ دلائل کی تاویل کیا ہے؟اور ان کا مناسب جواب اور اس پر علمی نقد کی ضرورت ہے۔

3. العلماء ورثۃ الانبیاء کے ضابطہ کے تحت اہل علم کیلئے ضروری ہے کہ وہ سیاسی طور پر معاشرہ میں اپنا کردار ادا کریں اور حکومتِ وقت کا حصہ بنیں رہیں تا کہ بوقت ضرورت اصلاحات کر سکیں۔

CC BY NC SA This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)